عیون اخبار الرضاؑ

جلد دوم

از

شیخ اقدم محدث اکبر ابی جعفر الصدوق محمد
بن علی بن الحسین بن بابویه القمی قده
المتوفی ۳۸۱ھ

مترجم

محمد حسن جعفری

ناشر

اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی

نام کتاب	عیون اخبار الرضاؑ
جلد	دوم
مصنف	شیخ صدوقؒ
مترجم	محمد حسن جعفری
کمپوزنگ	سجاد خان اینڈ ملک محمد ساجد
ناشر	اکبر حسین جیوانی ٹرسٹ کراچی
تعداد :	پانچ سو
طبع	اول
قیمت	۲۰۰ روپے

ملنے کا پتہ
رحمت اللہ بک ایجنسی کھارادر کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
فون نمبر: 2431577

بن فضال سے روایت کی ، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ، انہوں نے کہا:۔

"میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا :۔

آنحضرتؐ کی کنیت ابوالقاسم کیوں تھی ؟

آپؑ نے فرمایا:۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ایک فرزند تھا جس کا نام قاسم تھا۔ اسی لیئے آپؐ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔

میں (راوی) نے عرض کی :۔

مولا ! تو کیا آپؑ مجھے اس سے زیادہ بتانے کا اہل سمجھتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا:۔

ہاں ! (میں تمہیں اس کا اہل سمجھتا ہوں) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:۔

اَنَا وَ عَلِیٌّ اَبَوَا هٰذِهِ الْاُمَّةِ ۔

" میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں " ۔

میں (راوی) نے کہا:۔

جی ہاں ! میں نے یہ حدیث سنی ہوئی ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا:۔

کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ علیؑ جنت و دوزخ کے قاسم (تقسیم کرنے والے) ہیں؟

میں (راوی) نے کہا:۔

جی ہاں ! یہ سچ ہے کہ علی علیہ السلام قاسم نار و جنت ہیں ۔

امام علیہ السلام نے فرمایا:۔

اسی لیئے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ یعنی

قاسم جنت و نار کے والد۔

میں (راوی) نے تعجب سے کہا:۔

مولاؑ ! وہ کیسے ؟

امام علیہ السلام نے فرمایا :۔

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آنحضرتؐ اپنی امت پر باپ سے بھی زیادہ شفیق تھے اور آپؐ اپنی امت کے لیئے بمنزلہ باپ کے تھے اور آپؐ کی امت میں افضل ترین فرد علی علیہ السلام تھے اور آپؐ علی علیہ السلام پر خصوصی شفقت اس لیئے بھی کرتے تھے کہ علی علیہ السلام آپؐ کے وصی اور جانشین اور آپؐ کے بعد امت کے امام تھے۔ اسی شفقت کی وجہ سے آپؐ حضرت علی علیہ السلام کے والد شفیق بنے تھے اور اسی وجہ سے آپؐ کی کنیت ابو القاسم تھی"۔

اور امت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دونوں ہی شفیق تھے۔ اسی لیئے آنحضرتؐ نے فرمایا :۔

" میں اور علیؑ اس امت کے باپ ہیں "۔

پیغمبر اکرمؐ کی شفقت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے کہ آپؐ نے ایک مرتبہ منبر پر اعلان فرمایا:۔

" جو شخص قرض اور اہل وعیال چھوڑ کر جائے تو اس کا قرض میں ادا کروں گا اور اس کے خاندان کی کفالت میرے ذمہ ہو گی اور جو شخص میراث میں مال و دولت چھوڑ جائے تو وہ دولت اس کے وارثوں کے لیئے ہو گی "۔

اسی شفقت کی وجہ سے آپؐ ماں باپ بلکہ خود مومنین کی جانوں سے بھی ان پر زیادہ حق رکھتے تھے اور جو حقوق آنحضرتؐ کو حاصل تھے وہ سب کے سب بعد میں حضرت علی علیہ السلام کو بھی حاصل ہوئے"۔

حضرت علیؑ کے قسیم النار والجنۃ ہونے کا مفہوم

۳۰۔ ہم سے تمیم بن عبداللہ بن تمیم قرشی نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے احمد بن علی انصاری سے روایت کی، انہوں نے ابوالصلت ہروی سے روایت کی۔

"ایک دن مامون نے امام علی رضا علیہ السلام سے کہا:۔

ابوالحسنؑ! آپؑ یہ بتائیں کہ آپؑ کے دادا امیرالمومنینؑ قسیم النار والجنۃ ہیں تو کس وجہ سے ہیں؟ میں نے اس کے متعلق بہت سوچا لیکن کسی نتیجے پر نہیں پہنچ پایا۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:۔

امیر المومنین! کیا آپ نے اپنے بزرگوں کے ذریعے سے عبداللہ بن عباس سے یہ روایت نہیں کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

حب علی ایمان و بغضه کفر۔

"علیؑ کی محبت ایمان اور علیؑ کا بغض کفر ہے"۔

مامون نے کہا:۔

جی ہاں! یہ روایت بالکل صحیح ہے۔

آپؑ نے فرمایا:۔

پھر علیؑ کی محبت ذریعۂ جنت اور علی کا بغض ذریعۂ دوزخ ہے۔ اسی لیئے حضرت علی علیہ السلام قسیم جنت و نار ہیں۔

یہ جواب سن کر مامون نے کہا:۔

اللہ مجھے آپؑ کے بعد زندہ نہ رکھے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے وارث ہیں۔

ابو الصلت کہتے ہیں:۔

جب امام علی رضا علیہ السلام گھر تشریف لائے تو میں نے آپؑ سے کہا:۔